جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

ایڈیٹر:- صادق محمد طاہر

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

جلد نمبر5 ماہ صلح 1378ہجری شمسی مطابق جنوری 1999ء شمارہ نمبر1

جماعت احمدیہ جرمنی کے مختلف ریجنز میں تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد

چار صد سے زائد طلباء و طالبات نے شامل ہو کر قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کی کوشش کی

جماعت احمدیہ جرمنی ہر سال تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد کرتی ہے جس میں ریجنل سطح پر طلباء و طالبات کی تعلیمی و تربیتی صلاحیتوں میں ترقیات کی خاطر بعض پروگرام بنا کر ان پر عمل در آمد کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ کلاسز عموماً ماہ دسمبر کے اواخر میں منعقد کی جاتی ہیں تاکہ ان دنوں تعلیمی اداروں میں تعطیلات کی وجہ سے طلباء و طالبات بآسانی ان میں حصہ لے سکیں۔ مگر امسال ماہ دسمبر کے آخری عشرہ میں رمضان مبارک کے آغاز کی بناء پر اکثر ریجنز میں یہ کلاسز موسم خزاں کی تعطیلات یعنی اکتوبر کے دوسرے ہفتہ میں منعقد کی گئیں۔

ان کلاسز میں مرکز کی طرف سے مقرر کردہ مختلف علوم پر مشتمل نصاب کے مطابق تدریس ہوئی۔ اس غرض سے ہر ریجن میں مقامی حالات کے مطابق انتظامی کمیٹیاں تشکیل دی گئیں اور مختلف اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ کوشش کی گئی کہ طالبات کو زیادہ تر تدریس کے فرائض خواتین ہی سرانجام دیں۔ اسی طرح بعض ریجنز کی مشترکہ کلاسز کا بھی انتظام کیا گیا۔

اس ضمن میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ سب سے پہلے ریجن Hessen-Mitte نے رپورٹ بھجوائی اور باقی تمام ریجنز نے اعداد و شمار شعبہ تعلیم جرمنی کی درخواست کے نتیجہ میں موصول ہوئے۔ چنانچہ اس کے مطابق خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔

جہاں تک کلاس میں شامل ہونے والوں کی تعداد کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے بھی ریجن Hessen-Mitte سرفہرست ہے جہاں 53 طالبات اور 45 طلباء حاضر ہوئے اوسط حاضری 34 رہی۔ اس ریجن میں طالبات کی کلاس Nidda کے ریجنل مرکز میں اور طلباء کی کلاس Friedberg-Nord میں منعقد کی گئی۔

Pfalz, Hessen-Süd، Hessen-Taunus اور Frankfurt-City کی مشترکہ کلاس ناصر باغ میں منعقد ہوئی جہاں موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق حاضری بہت کم رہی۔ چنانچہ رپورٹ کے مطابق 16 طالبات اور 24 طلباء نے اس کلاس میں حصہ لیا یہ تعداد مذکورہ ریجنز کے لئے فکر انگیز ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔

ریجن Nordrhein اور Westfalen کی مشترکہ کلاس بیت النصر کولون میں منعقد کی گئی جس میں 25 طالبات اور 35 طلباء شامل ہوئے۔ ریجن بائرن میں صرف طلباء کے لئے کلاس منعقد کی گئی اور میونخ کے مرکز بیت المہدی میں منعقدہ اس کلاس میں 13 طلباء نے حصہ لیا علاوہ ازیں مختلف اوقات میں 15 بچے بھی اس سے استفادہ کرتے رہے۔

ریجن Sachsen-Brandenburg اور Hessen-Thüringen کی مشترکہ کلاس کاسل میں منعقد کی گئی جس میں 29 طالبات، 37 طلباء اور 34 بچوں نے استفادہ کیا اس لحاظ سے بچوں کی تعداد قابل ذکر ہے۔ خدا کرے کہ بچوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے بڑے بھی ان کلاسز میں دلچسپی لینے لگیں اور آج کے یہ ننھے منے مجاہدین جو اس کلاس میں شامل ہوئے کل علمی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر قرآن کریم کے ذریعہ جہاد اکبر میں اپنے جوہر دکھائیں۔ آمین

ریجن Württemberg میں طالبات کی کلاس ہوئی جس میں 20 طالبات نے حصہ لیا اسی طرح ریجن Rhein-Mosel کی کلاس کوبلنس میں منعقد ہوئی۔ جہاں 40 طالبات اور 30 طلباء نے شامل ہو کر استفادہ کیا۔

باقی صفحہ 4 پر

ریجن رائن موزل میں واقفین نو کے اجتماع کا انعقاد

32 واقفین نو اور 26 واقفات نو نے شرکت کرکے مختلف پروگراموں میں حصہ لیا

ریجن رائن موزل کے واقفین نو کا ایک روزہ اجتماع 25 اکتوبر 1998ء کو ریجنل مرکز میں منعقد ہوا۔ حسب معمول خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت سے اس کا آغاز ہوا جس کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم و محترم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ نے افتتاحی خطاب میں وقف نو کی بابرکت تحریک اور اس ضمن میں والدین پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو واضح کیا اور والدین کو ان ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی تلقین کی۔

اس کے بعد مستقبل کے ان ننھے مجاہدین کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ان کا جائزہ لینے کے لئے مختلف مقابلہ جات کروائے گئے جن میں تلاوت، قرآن کریم، نظم، تقریر اور دینی معلومات شامل ہیں اس کے لئے بچوں کے تین معیار بنائے گئے۔ بچوں کے مقابلہ جات ریجنل صدر صاحبہ لجنہ کی نگرانی میں الگ طور پر کروائے گئے۔

چونکہ اس موقع پر نیشنل سیکرٹری وقف نو محترم نصیر احمد صاحب عارف بھی تشریف لائے تھے لہٰذا انہوں نے واقفین نو کے علمی معیار کا سوالات کے رنگ میں جائزہ لیا نیز پروگرام کے دوسرے حصہ میں انہوں نے صدران مقامی اور سیکرٹریان وقف نو کے ساتھ ایک اجلاس میں مقامی حالات کے مطابق واقفین نو کے بارہ میں کی جانے والی مساعی کا جائزہ لیا جس میں اسلام احمدیت کے مستقبل کے ان معماروں کی دینی، اخلاقی، علمی اور جسمانی استعدادوں کو مزید اجاگر کرنے اور انہیں ترقیات کی راہوں پر گامزن کرنے کے بارے میں باہمی مشورہ کے ساتھ ساتھ متعلقہ عہدیداران کی راہنمائی بھی کی۔

اختتامی اجلاس تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا جس کے بعد چند واقفات نو نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک قصیدہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مختلف مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم آنے والے بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے اس اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ریجن بھر سے 32 واقفین اور 26 واقفات نو نے شمولیت کی جن کے ساتھ ان کے والدین بھی تشریف لائے تھے چنانچہ مستورات نے بھی تمام کارروائی بذریعہ ٹیلیویژن ملاحظہ کی۔ اختتامی خطاب میں

باقی صفحہ 2 پر

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ھے

" جیسا کہ فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ (القدر:2) ایک لیلۃ القدر تو وہ ہے جو پچھلے حصہ رات میں ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تجلی فرماتا ہے اور ہاتھ پھیلاتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا اور استغفار کرنے والا ہے جو میں اس کو قبول کروں لیکن ایک معنے اس کے اور ہیں جس سے بدقسمتی سے علماء مخالف اور منکر ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ہم نے قرآن کو ایسی رات میں اُتارا ہے کہ تاریک و تار تھی اور وہ ایک مستعد مصلح کی خواہاں تھی۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جبکہ اس نے فرمایا "مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت 57) پھر جب انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ تاریکی ہی میں پڑا رہے۔ ایسے زمانے کے لئے بالطبع اس کی ذات جوش مارتی ہے کہ کوئی مصلح پیدا ہو۔ پس اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اس زمانہ ضرورت بعثت آنحضرت ﷺ کی ایک اور دلیل ہے اور انجام اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ میں فرمادیا۔ گویا یہ باب نبوت کی دوسری فصل ہے۔ اکمال سے یہی مطلب نہیں کہ سورتیں اُتار دیں بلکہ تکمیل نفس و تطہیر قلب کی۔ وحشیوں سے انسان پھر اس کے بعد عقلمند اور بااخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بنا دیا اور تطہیر نفس، تکمیل اور تہذیب نفس کے مدارج طے کرا دیئے۔ اور اسی طرح پر کتاب اللہ کو بھی پورا اور کامل کر دیا۔ یہاں تک کہ کوئی سچائی اور صداقت نہیں جو قرآن شریف میں نہ ہو"

("ملفوظات" طبع جدید، جلد 8 صفحہ 398-399)

جماعت احمدیہ Lahr نے نومبائعین کا ایک روزہ اجتماع منعقد کیا

چار مختلف اقوام پر مشتمل 29 نومبائعین کی شرکت ۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریجن Baden بھی اب مختلف شعبہ جات میں مساعی کرکے ترقی کی جانب رواں دواں ہے چنانچہ جہاں شعبہ تبلیغ میں اچھے پروگرام منعقد کئے جا رہے ہیں وہاں نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے بھی مختلف پروگرام بنائے جا رہے ہیں۔ اسی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے نومبائعین کا ایک اجتماع منعقد کیا گیا جس میں البانین، کرد، عرب، افریقن (چار اقوام) کے 29 نومبائعین تشریف لائے۔ اس اجتماع میں تلاوت قرآن کریم اور اذان کے مقابلہ جات کروائے گئے نیز ان اقوام کے ماحول کی مناسبت سے ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے جن میں رسہ کشی، فٹ بال اور کلائی گرانا خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اس پروگرام میں ریجنل امیر صاحب اور ریجنل مبلغ سلسلہ نے بھی تشریف لاکر حاضرین کی حوصلہ افزائی کے علاوہ انہیں اپنی نصائح سے بھی نوازا۔ محترم مربی صاحب نے نظام جماعت سے متعلق بعض ضروری بنیادی اور تربیتی امور بھی واضح فرمائے۔

یہ اجتماع جماعت Lahr کے زیر انتظام منعقد کیا گیا جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں بڑے جذبے سے کام کرنے والی جماعت ہے اور گذشتہ سال دعوت الی اللہ کے میدان میں ریجن بھر کی جماعتوں میں اول نمبر پر آنے کا اعزاز حاصل کر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور پہلے سے زیادہ قدم آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اور تبلیغی اور تربیت نومبائعین کے کاموں میں اپنے فضل سے برکات عطا فرمائے۔ (آمین)

(رپورٹ:۔ شکیل احمد بٹ، سیکرٹری تبلیغ ریجن Baden)

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

تربیت نومبائعین کے سلسلے میں جماعت احمدیہ Waldshut کی مساعی

جماعت احمدیہ Waldshut میں نومبائعین کا ایک اہم اجلاس کیا گیا جس میں Kosova سے تعلق رکھنے والے نواحمدی احباب شامل ہوئے۔ محترم صدر صاحب مقامی کی صدارت میں ہونے والے اس اجلاس میں Kosova کے حالات سے متعلق گفتگو ہوئی اسی طرح ان نومبائعین خصوصاً ان کے بچوں کے تعلیمی و تربیتی تقاضوں کے پیش نظر سنجیدگی سے مشورہ کیا گیا اور اس کے نتیجے میں ہر اتوار کو ان کی ایک تعلیمی و تربیتی کلاس جاری کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ محترم صدر صاحب نے انہیں بتایا کہ ایک لمبے عرصہ تک معلم وغیرہ میسر نہ آسکنے کی وجہ سے آپ لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم نہ ہو سکا تو اب اللہ کا فضل ہے کہ آپ کو حقیقی اسلام کی نعمت میسر آگئی ہے اس لئے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اس سے استفادہ کریں اور اپنے بچوں کو شامل کرنے کے ساتھ ساتھ خود بھی ان کلاسوں میں شامل ہوں تاکہ قلبی، ذہنی اور روحانی صلاحیتوں کو جلاء ملے۔ الحمد للہ کہ اس موقع پر حاضر 13 احباب نے ان کلاسوں کے اجراء پر خوشی کا اظہار کیا اور ان میں شمولیت کا وعدہ بھی کیا۔ اللہ اس میں کامیابی دے۔ آمین۔ (رپورٹ:۔ جنرل سیکرٹری، مقامی)

> قارئین کی خدمت میں
> سالِ نو کے آغاز پر ادارہ
> کی جانب سے دلی مبارکباد

عید کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدیۂ عید کے طور پر دی جانے والی خوشخبری کا تذکرہ

"حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عید کی مبارک صبح کو جو الہام بطور ہدیہ عید سنایا اور اس کے متعلق جو اشتہار شائع کیا گیا ہے۔ اسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

اوّل ایک خفیف خواب میں جو کشف کے رنگ میں تھا مجھے دکھایا گیا کہ میں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے۔ پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل ہو گئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے۔ ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں "یُبْدِیْ لَكَ الرَّحْمٰنُ شَیْئًا۔ اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ بَشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِیُّوْنَ" ترجمہ:- خدا جو رحمان ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آ رہا ہے۔ تم جلدی نہ کرو یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔

صبح پانچ بجے کا وقت تھا۔ یکم جنوری 1903ء و یکم شوال 1320 ہجری روز عید جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی۔ اس سے پہلے 25 دسمبر 1902 کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اور وحی ہوئی تھی جو میری طرف سے حکایت تھی اور وہ یہ ہے - "اِنِّیْ صَادِقٌ صَادِقٌ وَسَیَشْهَدُ اللّٰہُ لِیْ" ترجمہ:- میں صادق ہوں۔ صادق ہوں۔ عنقریب خدا تعالیٰ میری گواہی دے گا۔

یہ پیشگوئیاں با آواز بلند پکار رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا امر میری تائید میں ظاہر ہونے والا ہے جس سے میری سچائی ظاہر ہو اور ایک وجاہت اور قبولیت ظہور میں آئے گی اور وہ خدا تعالیٰ کا نشان ہو گا تا دشمنوں کو شرمندہ کرے اور میری وجاہت اور عزت اور سچائی کی نشانیاں دنیا میں پھیلا دے۔

نوٹ:- چونکہ ہمارے ملک میں یہ رسم ہے کہ عید کے دن صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتے ہیں سو میرے خداوند نے سب سے پہلے یعنی قبل از صبح پانچ بجے مجھے اس عظیم الشان پیشگوئی کا ہدیہ بھیج دیا ہے۔ اس ہدیہ پر ہم اس کا شکر کرتے ہیں۔" ("ملفوظات" طبع جدید، جلد 4 صفحہ 335,334)

"غَرَضْ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (المائدہ: 4) کی آیت دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک یہ کہ تمہاری تطہیر کر چکا۔ دوم کتاب مکمل کر چکا۔ کہتے ہیں جب یہ آیت اُتری وہ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی یہودی نے کہا کہ اس آیت کے نزول کے دن عید کر لیتے حضرت عمرؓ نے کہا کہ جمعہ عید ہی ہے۔ مگر بہت سے لوگ اس عید سے بے خبر ہیں۔ دوسری عیدوں کو کپڑے بدلتے ہیں لیکن اس عید کی پرواہ نہیں کرتے اور میلے کچیلے کپڑوں کے ساتھ آتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ عید دوسری عیدوں سے افضل ہے۔ اسی عید کے لئے سورہ جمعہ ہے اور اسی کے لئے قصر نماز ہے اور جمعہ وہ ہے جس میں عصر کے وقت آدم پیدا ہوئے اور یہ عید اس زمانہ پر بھی دلالت کرتی ہے کہ پہلا انسان اس عید کو پیدا ہوا۔ قرآن شریف کا خاتمہ اسی پر ہوا۔

کہتے ہیں جب یہ آیت اُتری تو ابو بکر رو پڑے۔ کسی نے کہا اے بڈھے کیوں روتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بُو آتی ہے۔ کیونکہ یہ مقرر شدہ بات ہے کہ جب کام ہو چکتا ہے تو اس کا پورا ہونا ہی وفات پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا دنیا میں بندوبست ہوتے ہیں اور جب وہ ختم ہو جاتے ہیں تو عملہ وہاں سے رخصت ہوتا ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ والا قصہ سُنا تو فرمایا سب سے سمجھدار ابو بکرؓ ہے اور یہ فرمایا کہ اگر دنیا میں کسی کو دوست رکھتا تو ابو بکر کو رکھتا اور فرمایا ابو بکرؓ کی کھڑکی مسجد میں کُھلی رہے باقی سب بند کر دو۔ کوئی پوچھے کہ اس میں مناسبت کیا ہوئی؟ تو یاد رکھو کہ مسجد خانہ خدا ہے جو سر چشمہ ہے تمام حقائق و معارف کا اس لئے فرمایا کہ ابو بکرؓ کی اندرونی کھڑکی اس طرف ہے تو اس کے لئے یہ بھی کھڑکی رکھی جاوے۔ یہ بات نہیں کہ اور صحابہؓ محروم تھے بلکہ ابو بکرؓ کی فضیلت وہ ذاتی فراست تھی جس نے ابتداء میں بھی اپنا نمونہ دکھایا اور انتہاء میں بھی۔ گویا ابو بکرؓ کا وجود مجموعۃ الفراستین تھا۔"

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 399)

تعلیمی و تربیتی میدان میں جماعت احمدیہ Hannover کی کارکردگی

جماعت ہنوفر میں دو تین ایسے تربیتی و تعلیمی کام ہو رہے ہیں جن کا ذکر فائدہ مند ہو سکتا ہے اسی طرح دوسری جماعتوں کو تقلید کی طرف توجہ ہو گی۔

مکرم حافظ عبدالحمید صاحب نو مبائعین کی ہفتہ وار تربیتی کلاس لیتے ہیں ایک جگہ ہنوفر سے 70 کلومیٹر دور Eschede ہے اور دوسری جگہ ہنوفر سے 25 کلومیٹر دور Brelingen ہے ہر دو جگہ پر قرآن کریم کی تعلیم اور دینی معلومات کی کلاسیں لگتی ہیں یہ کلاسز گزشتہ سال کے آخر سے جاری ہیں اور مکرم حافظ صاحب باقاعدگی سے یہ مشکل کام سرانجام دے رہے ہیں۔

جماعت ہنوفر اوسٹ اور ہنوفر نورڈ کے افراد کو قرآن کریم درست تلفظ کے ساتھ پڑھنا سکھانے کے لئے بھی ایک کلاس مکرم حافظ صاحب نے شروع کی ہے۔ اس کلاس کا مقصد ایسے افراد تیار کرنا ہے جو خود درست تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے لگیں اور پھر انشاء اللہ اس طرح کی مزید کلاسیں وہ احباب لیں گے جو اس سے پہلے اپنا تلفظ درست کر چکے ہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد چند افراد کی پہلی ٹیم تیار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کے عظیم مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے اور محترم حافظ صاحب کو بھی اجر عظیم سے نوازے۔ (آمین)

(رپورٹ:- رانا امتیاز احمد، نمائندہ اخبار احمدیہ ریجن نیدر زاخسن)

بقیہ:- رائن موزل میں واقفین نو کا اجتماع

نیشنل سیکرٹری صاحب وقفِ نو نے عام فہم انداز میں بچوں کو ان کے فرائض بتلائے نیز وقف کی روح اور اس سے متعلق تقاضوں کی اہمیت اور ان کو مد نظر رکھنے کی طرف توجہ مبذول کروائی۔

نیشنل سیکرٹری صاحب وقفِ نو نے یہ بتایا کہ ریجن کارکردگی کے لحاظ سے جرمنی بھر میں تیسرے نمبر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور اس اجتماع کے اعلیٰ مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

ماہنامہ "اخبار احمدیہ" جرمنی کی جانب سے
عید الفطر کے مبارک موقع پر
قارئین کرام کی خدمت میں دلی مبارک باد

روز مرہ استعمال ہونے والے الفاظ کا صحیح تَلَفُّظ

محترم حیدر علی صاحب ظفر، مبلغ انچارج جرمنی

غلام احمد کی جے

یہ وہ الہامی الفاظ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں تذکرہ میں مذکور ہیں۔ جب نعرہ کے طور پر اس الہام کو استعمال کیا جائے تو اُس وقت بھی یہی الفاظ استعمال کئے جائیں۔ ان کے ساتھ حضرت یا مرزا کے الفاظ کا اضافہ نہ کیا جائے اسی طرح "غُلامِ احمد کی جے" (م کی زیر کے ساتھ) کا نعرہ لگانا بھی درست نہیں صرف "غلام احمد کی جے" (م ساکن) کے اَلفاظ ہی کہے جائیں۔

اس وضاحت کے ساتھ ایک اور اہم نام کے تَلَفُّظ کی طرف بھی تَوَجُّہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ ہے "مبارک احمد" یہ نام مُبَارَک اَحْمَدُ ہے۔ "ر" کی زبر کے ساتھ نہ کہ "مُبارِک احمد"۔

خدا تعالیٰ اپنی ذات میں مُبارِکْ ہے اور انسان اُس سے برکت حاصل کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ مُبارِکْ ہوتا ہے۔ انسان مُبارَکْ ہوتا ہے۔ برکت دینے والا خدا ہے اور جسے برکت دی گئی ہو اُسے مبارک کہیں گے۔

اس نام کا غلط تلفظ اس قدر پڑھنے اور سننے میں آتا ہے کہ حیرت آتی ہے کہ اس لفظ کی تصحیح کیوں نہیں کی جاتی۔ بالخصوص اس وقت اور بھی زیادہ احساس ہوتا ہے جبکہ وہ شخص جس کا نام مبارک احمد ہو وہ خود یوں تعارف کروائے کہ مجھے مبارک احمد کہتے ہیں۔ انگریزی اور جرمن میں اس نام کی سپیلنگ یوں ہوں گے۔

Mubarak Ahmad نہ کہ Mubarik

Ahmad جہاں تک احمد لفظ کا تعلق ہے اردو میں تو ٹھیک ہی لکھا جاتا ہے کیونکہ اس پر زیر زبر نہیں ڈالی جاتی اور پڑھنے کے وقت بھی اَحْمَد پڑھا جاتا ہے البتہ انگریزی یا جرمن میں عموماً جب یہ لفظ لکھا جاتا ہے تو Ahmed لکھ دیتے ہیں حالانکہ Ahmad ہونا چاہئے۔

اب ایک عذر بھی سنیئے کہ بعض احباب جن کو اس طرف توجہ دلائی جائے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاسپورٹ پر یہ سپیلنگ لکھے ہوئے ہیں اس کے جواب میں تحریر ہے کہ سرکاری کاغذات میں جب تک آپ درستی نہیں کروا لیتے تو اسی طرح لکھتے رہیں لیکن جب تحریک جدید یا وقف جدید یا کسی اور چندہ کے وعدہ جات کی فہرست تیار کر کے مرکز کو بھجوائی ہو یا اپنے پاس ریکارڈ رکھنا ہو تو پھر Mubarak Ahmad لکھنے میں کیا حرج ہے۔ اس طرح بولنے اور پکارنے کے وقت مُبارَک اَحْمَد کہنے سے کون روک سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میں خَلِیْفَةُ الْمَسِیْحِ الرَّابِع کہنا درست ہے مسیح کے لفظ میں ح کے نیچے زیر آئے گی نہ کہ اس کے اوپر پیش۔

☆ اَلفاظ الف کی زبر سے ہے نہ کہ زیر سے۔ اسی طرح اَطْفال، اَخْلاق، اَنْصار، اَرکان، اَحکام یہ تمام الفاظ الف کی زبر سے شروع ہوں گے۔

☆ بعض الفاظ اکثر مفرد بھی استعمال ہوتے ہیں۔ وہاں بھی غلطی کی جاتی ہے۔ مثلاً ناصِر، طِفل، خادِم، اِمام درست تلفظ ہے۔ ناصر میں ص کے اوپر زبر اور خادم میں "د" کے اوپر زبر نہیں پڑھی جائے گی بلکہ دونوں کے نیچے زیر ہی آئے گی۔

اِمام میں الف کے نیچے زیر ہے۔ اکثر لوگ الف کی زبر سے پڑھتے ہیں جو کہ درست تلفظ نہیں ہے۔ اِسلام، اِکرام، اِلیاس نام بھی الف کی زیر سے پڑھے جائیں گے۔

☆ اب بعض الفاظ صحیح تلفظ اور مفہوم و معانی کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں

اِطَاعت :- حکم ماننا، فرمانبرداری کرنا

اِسْتِغْفار :- خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگنا

اِیْثار :- ترجیح دینا، اپنی ضرورت پر دُوسرے کی ضرورت کو مُقَدَّم کرنا

اِسْتِقَامَت :- ثابت قدم رہنا

اِلْہام :- خدا تعالیٰ کا اپنے بندے سے کلام کرنا

☆ بعض اوقات احباب بعض آیات کو اُسی طرح لکھ دیتے ہیں جس طرح وہ بولا جاتا ہے۔ حالانکہ عربی قواعد کے مطابق کسی آیت یا حصہ پر وقف کی صورت میں لفظ کے آخر میں تبدیلی آجاتی ہے۔ وہ تبدیلی پڑھنے کے لحاظ سے ہو گی البتہ لفظ تو اُسی طرح ہی لکھا جائے گا۔ مثلاً وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا۔ اب اس آیت پر رُکنے کی صورت میں کریمَا پڑھا جائے گا۔ مگر لکھنے میں تو کریمًا ہی لکھا جائے گا۔ "ما" پر دو زبریں ہی آئیں گی ایک نہیں۔

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں مُحَمَّد کی "د" پر دو پیش ہیں۔ ایک سیدھی اور ایک الٹی۔ "د" پر اگر صرف ایک پیش ہو تو وہ بھی اسی طرح پڑھی جاتی ہے جس طرح دو پیش ہونے کی صورت میں اسے پڑھا جائے گا۔ اس لئے کتابت میں بعض اوقات "د" پر ایک پیش لکھی ہوئی بھی نظر آتی ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ چنانچہ لکھتے وقت محمد میں "د" پر دو پیش ہی ڈالی جائیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اس کو ادا کرتے وقت بعض رحمۃ کی رپر زیر کو اچھی طرح بولا نہیں جاتا۔ مگر وَبَرَکَاتُهٗ کو غلط Pronunce کیا جاتا ہے۔ واؤ جس کے معنے اور کے ہیں اس کو خواہ مخواہ برکات کا حصہ بنا دیا جاتا ہے اور وُبَرَکاتُہٗ کہہ دیا جاتا ہے جو کہ غلط ہے درست اس طرح ہے وَبَرَکَاتُهٗ۔

☆ جب نماز کے لئے تکبیر کہی جاتی ہے تو اس میں بھی عربی قواعد کو مد نظر نہیں رکھا جاتا۔

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، صلوٰۃ پر جب وقف کرتے ہیں تو گول "ۃ" "ہ" میں بدل جاتی ہے نہ کہ لمبی "ت" میں۔ عموماً اس بات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ ہاں اگر بہت تیز روی میں اقامت کہی جائے تو قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (گول ۃ پیش کے ساتھ) کہنے کے ساتھ ہی قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوة کہا جائے۔ کیونکہ جب دوسری دفعہ کہا جائے تو اللہ اکبر کہنے سے پہلے معمولی سا وقفہ کیا جاتا ہے اس وقف کی وجہ سے الصلوٰہ پڑھا جائے گا۔

☆ بعض اور الفاظ کا تلفظ بھی پیش خدمت ہے۔

جس شخص نے امام کی بیعت کی ہو وہ مُبایِع یا مُبایَع کہلاتا ہے۔ البتہ اس کی جمع مُبایِعِین ہو گی۔ غیر مبایعین جنہوں نے خلیفہ وقت کی بیعت نہ کی ہو۔

☆ خلیفہ :- جانشین، جو کسی دوسرے کا قائمقام ہو کر اُس جیسے کام کرے۔ اس کی جمع خُلَفَاء ہے۔ خُلفاء نہیں۔ "خ" کے بعد "ل" پر زبر ہے۔

☆ مُبَلِّغ :- تبلیغ کرنے والا۔ اس میں "ل" کے نیچے زیر ہے۔

امید ہے قارئین بظاہر ان معمولی غلطیوں سے اجتناب فرمائیں گے۔

مسجد نور فرینکفرٹ میں تقریب آمین

27 بچوں اور بچیوں نے اس بابرکت تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل کی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب جرمنی تشریف لاتے ہیں تو احباب جماعت ہر لحاظ سے حضور پر نور کے بابرکت وجود سے استفادہ کی کوشش کرتے ہیں ان میں ایک ذریعہ تقریب آمین کا ہے جس میں دوران سال قرآن کریم ناظرہ مکمل پڑھنے والے بچوں کے والدین حضور کی خدمت میں تقریب آمین میں دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی پیارے آقا نے اپنے دورہ جرمنی کے موقع پر یہ درخواست قبول فرمائی اور مؤرخہ 26 اگست 98ء کو مسجد نور فرینکفرٹ میں ایک تقریب آمین میں تشریف لا کر بچوں اور بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس موقع پر حاضر بچوں کے کوائف چونکہ ادارہ کے پاس موجود نہ تھے جن کے لئے ان کے والدین کی خدمت میں درخواست کی گئی اور انتظار تھا کہ تمام بچوں کے کوائف میسر آجائیں اس لئے بہت تاخیر ہوگئی جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ اب تک جو کوائف میسر آسکے ہیں ان کے مطابق بغرض دعا ان بچوں کے کوائف ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ دادا اور نانا کا نام اس لئے تحریر کیا گیا ہے کہ مکمل تعارف کے ساتھ ساتھ آگاہی ہو سکے کہ کن کن بزرگوں کی نسل جرمنی میں منتقل ہو کر اس مادیت زدہ ماحول میں بھی قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کی کوشش کر رہی ہے اور پھر ان کے لئے دلوں سے دعائیں پھوٹیں کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے ان نونہالان جماعت کو اپنے فضلوں سے نوازے اور خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ رہ کر ان قرآنی انوار کو پھیلانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ (آمین)

	نام	عمر	جماعت	ولدیت	دادا کا نام	نانا کا نام
1	عزیزم عمر سلطان	10 سال	Kirchhain	مکرم شفیق سلطان ناصر صاحب	مکرم بدر سلطان اختر صاحب (مرحوم) واقف زندگی	مکرم پیر نصیر احمد صاحب
2	عزیزم محمد صالح	8 سال	Heppenheim	مکرم محمد یونس رشید صاحب	مکرم فقیر محمد پہلوان صاحب	مکرم مولوی مبارک احمد صاحب طور
3	عزیزم عبداللہ شاکل احمد	8 سال	Nuur-Moschee	مکرم نصیر احمد صاحب	مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب (مرحوم)	مکرم چوہدری نذیر احمد خان صاحب (مرحوم)
4	عزیزہ نادیہ اعجاز	6 سال	Pfungstadt	مکرم اعجاز احمد صاحب	مکرم لطیف احمد صاحب (دارالنصر شرقی ربوہ)	مکرم نذیر احمد صاحب (مرحوم) آف بدوملہی
5	عزیزہ قرۃ العین احمد	9 سال	Maintal	مکرم اعجاز احمد صاحب	مکرم مولوی عطاءاللہ خان صاحب (درویش قادیان)	مکرم چوہدری امجد علی صاحب
6	عزیزم مدثر احمد		Karlsruhe	مکرم محمود احمد صاحب		
7	عزیزہ سلمہ نصرت		Lorsch	مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ		
8	عزیزہ سائرہ احمد		Büttelborn	مکرم طارق محمود احمد صاحب		
9	عزیزم مشہود احمد		Karlsruhe	مکرم منظور احمد صاحب		

عزیزم منصور احمد ابن مکرم منیر احمد منور صاحب Karlsruhe، عزیزم عبدالمقیت ابن مکرم عبدالرشید خالد صاحب Nuur-Moschee، عزیزہ آصف ابن آصف محمود صاحب Offenbach، عزیزہ مدیحہ باجوہ بنت مبشر احمد باجوہ Langen، عزیزہ منیرہ ثاقب بنت مظفر ثاقب صاحب Rödermark، عزیزم ظفر اقبال ناصر ابن اللہ بخش ارشد صاحب Wiesbaden، عزیزم احمد محمود طاہر ابن اللہ بخش ارشد Wiesbaden، عزیزہ شاہدہ مغفور ابن مغفور احمد Nuur-Moschee، عزیزم مشہود احمد ابن مغفور احمد صاحب Nur-Moschee، عزیزہ انیلہ احمد بنت مکرم مرزا مسعود احمد صاحب Nuur-Moschee، عزیزم فخر احمد آفتاب ابن مکرم آفتاب احمد صاحب Mainz، عزیزہ شیدہ (بوسنین) عزیزم ثمینہ ظفر بنت مکرم مظفر احمد صاحب Frankenthal، عزیزم فہد احمد مسعود ابن مکرم مسعود احمد صاحب Rödermark، عزیزہ عمیرہ انمبر صاحبہ بنت مکرم چوہدری عباداللہ صاحب Langen، عزیزہ سیدہ مریم گیلانی بنت مکرم سلیم احمد گیلانی صاحب Nuur-Moschee، عزیزہ فوزیہ بٹ ابن مکرم اعجاز احمد صاحب Karlsruhe

احباب جماعت جرمنی کے نام محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کا پیغام

جیسا کہ احباب جماعت جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ کے تعاون سے جماعت احمدیہ جرمنی دنیا بھر کی جماعتوں میں تحریک جدید کی مالی قربانی میں اوّل قرار پائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔ اس ضمن میں احباب سے گزارش ہے کہ تحریک جدید کے نئے سال کے وعدہ جات اپنی مالی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھوائیں اور کوشش کریں کہ آپ کے وعدہ میں کمی نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اضافہ کے ساتھ وعدے لکھوائیں تا جماعت احمدیہ جرمنی اپنا یہ اعزاز امسال پھر برقرار رکھ کر پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی ہمیشہ حاصل کرتی رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(عبداللہ واگس ہاؤزر)
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

غزل

تیرے اندر کی ہر بستی ، ہر شے کا عنوان
چڑھتے سورج پڑھنے والے ہم کو بھی پہچان
سننے والے ان آنکھوں کے اندر جھانک کے دیکھ
یہ نہ سوچ کہ کیوں ہونٹوں پر رہتی ہے مسکان
آنکھیں دھندلی، دل خاموش، بدن نخچیر سا ہے
رخصت ہوتے جاتے ہیں اب اس گھر کے مہمان
چاند نگر میں بسنے والے جلدی لوٹ کے آ
بکھرا جائے ہے میری سوچوں کا اب دیوان
بارش ، تیز ہوا ، طوفاں میں گھر کر بیٹھے ہیں
دل کی نازک سی ٹہنی پر دو پنچھی حیران
غیر کے درد کو اپنی آنکھ میں بھرتے رہتے تھے
جانے کیسے ہوتے ہوں گے طاہر وہ انسان

طاہر عدیم

چند مفید اور مُجرَّب ہومیوپیتھک نسخہ جات

نزلہ زکام

Tuberculinum, Influenzinum, Diphtherinum, Gelsemium, Arsenic Alb. — 30

نزلہ گرتا ہے، گلے میں درد اور چھینکیں

Bacillinum, Nat-Mur, Influenzinm — 200

جوڑوں میں درد

1. Benzoic Acid 30
2. Berberis 30

(باری باری بدل کر)

کھانسی

1. Rumex, Belladonna, Arsenic — 30
2. Arsenic, Bryonia, Phosphorus — 30

ہر قسم کے بخار کے لئے مجرب نسخہ

Rhustox, Ipecac, Bryonia, Eupatorium, China — 30

(مرسلہ:۔ انچارج شعبہ ہومیوپیتھی جرمنی)

15 نومبر کو Frankenthal میں ہونے والی تبلیغی نشست کے موقع پر لی گئی ایک تصویر، دوستانہ ماحول میں ہونے والی اس نشست میں جرمن، عرب، ترکی، البانیہ اور روس سے تعلق رکھنے والی پانچ قومیتوں کے 23 مہمان تشریف لائے اور بفضل خدا بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو نور احمدیت سے منور فرمائے۔

رپورٹ مع تصویر، عبدالماجد سلیم صاحب (صدر جماعت)

جرمنی میں انتخابات کا طریق کار

آصف اقبال منہاس

جمہوریت کی تعریف کرتے ہوئے ایک معروف مغربی مفکر نے کہا تھا کہ ایسا طرز حکومت جس میں عوام کی حکومت عوام کیلئے عوام کے ذریعہ ہو۔

انتخابات ایک آزاد اور جمہوری ملک کا حصہ ہیں۔ جس کے ذریعے سے عوام کے نمائندے عام منصفانہ انتخابات کے ذریعہ ایک مقررہ وقت کے لئے عنان حکومت چلانے کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں اور جب ان کا مقررہ وقت ختم ہو جاتا ہے تو معینہ مدت کے اندر نئے انتخابات کروا کے نئے یا انہی پرانے نمائندگان کا انتخاب کر کے اپنے ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے ایوان میں بھجوایا جاتا ہے۔ جہاں وہ ملکی و بین الاقوامی حالات پر نظر رکھتے ہوئے قانون سازی کے ذریعہ اپنے ملک اور عوام کی خوشحالی کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔

مستحکم اور مضبوط جمہوریت کیلئے انتخابات ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں آج کی دنیا میں ترقی یافتہ قوموں نے اپنے اپنے ملک میں جمہوریت کے فروغ کیلئے علیحدہ علیحدہ طریق کار وضع کئے ہوئے ہیں ان میں انتخاب کے طریقہ کار اور عرصہ وغیرہ کی تبدیلی شامل ہے۔ جرمنی میں بھی انتخابات کے ذریعہ سے اپنے پسندیدہ نمائندوں کو پارلیمنٹ میں بھجوانا ممکن ہے۔ اس مضمون میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ اس کے لئے جرمنی میں کون سا طریقہ رائج ہے۔

جرمنی کے بنیادی قانون کی دفعہ 20 کی شق 2 کے تحت ہر قسم کے سرکاری انتخابات عوام کے ذریعہ ہی ممکن ہیں اس قانون کی مزید وضاحت قانون نمبر 38 اور 39 میں کی گئی ہے کہ نمائندگان کا انتخاب منصفانہ اور خفیہ انتخاب کے ذریعے ہی ممکن ہے اور انتخابات کا عرصہ 4 سال تک محدود کیا گیا ہے۔

انتخابات میں کون حصہ لے سکتا ہے

وہ تمام جرمن قوم کے افراد جو انتخاب والے دن تک 18 سال کی عمر کو پہنچ چکے ہوں، اور تین ماہ سے جرمنی میں رہائش پذیر ہوں انتخاب میں حصہ لینے کے اہل ہیں۔ لیکن بعض سرکاری ملازمین، فوجی، ملازمین اور عام کام کرنے والے جو اپنی نوکری کی مجبوری کی وجہ سے ملک سے باہر ہوں وہ اور انکے فیملی ممبران اس شرط سے مستثنیٰ ہیں۔ بشرطیکہ جرمنی میں کسی جگہ ان کا رہائشی اندراج (Anmeldung) نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے اپنا حق استعمال کرنے کے لئے ووٹنگ لسٹ میں اپنا اندراج کروالیا ہو۔

1987ء کے الیکشن میں اس سلسلے میں ایک اور تبدیلی بھی نافذ العمل ہے کہ وہ تمام جرمن جو جرمنی سے باہر ہوں انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں، بشرطیکہ

☆ اگر وہ انتخاب والے دن یورپین یونین کے کسی ممبر ملک میں رہائش پذیر ہوں اور 23 مارچ 1949ء کے بعد سے کم از کم 3 ماہ تک جرمنی میں رہائش پذیر رہے ہوں۔

☆ کسی بھی غیر ملک میں رہائش رکھنے والے جرمنوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ 23 مارچ 1949ء کے بعد سے کم از کم تین ماہ لگاتار جرمنی میں رہائش رکھ چکے ہوں اور انکو جرمنی چھوڑے 25 سال سے کم عرصہ ہوا ہو (اس قانون میں تبدیلی 20 اپریل 1998ء کو کی گئی ہے اس کے لئے پہلے 10 سال کا عرصہ مقرر تھا جسے بڑھا کر 25 سال کر دیا گیا ہے)

انتخاب کا طریق کار

ماہرین کے اندازہ کے مطابق گزشتہ سال 27 ستمبر کو ہونے والے انتخابات میں کم و بیش ساڑھے 6 کروڑ افراد نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا جس کے نتیجہ میں چودھویں وفاقی پارلیمنٹ کا قیام عمل میں آیا۔ انتخابات میں ووٹ کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اس کے لئے ایک خاص طریقہ وضع کیا گیا ہے جس سے نئی وفاقی حکومت کا فیصلہ ممکن ہوسکے گا۔

جرمنی کی نیشنل پارلیمنٹ کی 656 نشستیں ہیں جن پر 328 ممبران براہ راست انتخاب کے ذریعہ اور 328 افراد بالواسطہ یعنی پارٹی کے فیصلہ سے اسمبلی میں بیٹھنے کے حقدار ہوتے ہیں ان نشستوں پر امیدواروں کے بیٹھنے کے لئے ہر ووٹ دہندہ دو ووٹ دینے کا حقدار ہے۔ پہلا ووٹ اپنے حلقہ کے امیدوار کے لئے ہوتا ہے اس کے ووٹ کے ذریعہ جو امیدوار زیادہ ووٹ حاصل کرتا ہے وہ اپنے حلقے سے قومی اسمبلی کا ممبر منتخب ہو جاتا ہے۔ اس طریق سے 328 ممبران قومی اسمبلی منتخب کئے جاتے ہیں۔ جرمنی میں دوسرا ووٹ بہت اہمیت کا حامل ہے اس ووٹ کے ذریعہ سے ہی اصل اکثریت حاصل ہوتی ہے۔ یہ ووٹ پارٹی کے منشور سے متاثر ہو کر پارٹی کو دیا جاتا ہے۔ ایک ہی کاغذ کے بائیں جانب آدھے کاغذ پر امیدواروں کے نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور دائیں جانب کے نصف حصہ پر پارٹیوں کے نام۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ پہلا ووٹ پارٹی A کے امیدوار کو دیں اور دوسرا ووٹ پارٹی B یا C کو دیں یا دونوں ووٹ ایک ہی پارٹی اور اسی پارٹی کے امیدوار کے لئے ہوں۔ اس طریق سے جو پارٹی جتنے ووٹ حاصل کرے گی اسے ریاضی کے ایک کلیہ (جسے Niemeyer System کہتے ہیں اور جسے خاص طور پر الیکشن کے لئے وضع کیا گیا ہے) کے مطابق تقسیم کر کے نشستیں پارٹیوں میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ جو پارٹی جرمنی بھر سے کم از کم 5 فیصد ووٹ حاصل کرے اسے اس طریق پر پارلیمنٹ میں نمائندگی کا حق حاصل ہوتا ہے اس سے کم ووٹ حاصل کرنے والی پارٹی کے امیدوار صرف براہ راست اپنے حلقے سے انتخاب جیت کر ہی پارلیمنٹ میں نشستیں حاصل کر سکتے ہیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

بقیہ :- تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد

ریجن Nidersachsen کی کلاس Hannover میں منعقد ہوئی۔ جس میں 17 طالبات اور 15 طلباء شامل ہوئے اسی طرح ریجن Main-Franken کی کلاس میں 35 طالبات اور 25 طلباء کی تعداد درج کی گئی ہے جبکہ ریجن Baden میں ہونے والی Pforzheim کی کلاس میں صرف طلباء کے لئے انتظام تھا جہاں طلباء کی حاضری 24 رہی۔

مجموعی طور پر تمام کلاسز میں 200 طالبات اور 230 طلباء نے شامل ہو کر قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کی توفیق پائی چونکہ بعض ریجنز میں صرف طلباء کے لئے انتظام کیا گیا تھا اور بعض میں یہ کلاسز دسمبر میں منعقد ہونے کی توقع ہے اس لئے حتمی طور پر یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ طلباء کی حاضری طالبات کی نسبت زیادہ ہے۔ تاہم جن طلباء و طالبات نے حصہ لیا انہوں نے یقیناً خدا کی خاطر شامل ہو کر ان برکات سے حصہ پایا جو اس للٰہی جماعت کے ان پروگراموں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

جہاں تک نصاب کا تعلق ہے اس میں ترجمۃ القرآن، حدیث، فقہ، مطالعہ ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، موازنہ مذاہب، تاریخ اسلام واحمدیت اور حفظ قرآن کریم کے موضوعات پر تدریس کی گئی۔ جن میں دیگر اساتذہ کے علاوہ جرمنی میں مقیم مربیان کرام نے بھی بھرپور طریق پر اپنا وقت صرف کیا اور طلباء و طالبات کو ان علوم سے روشناس کروایا اور ایک ایک دن میں مختلف ریجنز کی کلاسز میں جا کر یہ فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ اللہ ان تمام واقفین زندگی کو محض اپنے فضل و کرم سے دین و دنیا کی بہترین جزاء عطا فرمائے اور اس میں شامل تمام طلباء و طالبات کو ان علوم سے استفادہ کرتے ہوئے خلق خدا کی صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور ان کلاسز کے اعلیٰ مقاصد میں کامیابی عطا فرماتا رہے۔ (آمین)

مسلمان یا کافر

جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء کے بارہ میں ایک جرمن اخبار کا تبصرہ

Karlsruhe کے ایک اخبار Badische Neueste Nachrichten کے نمائندہ نے من ہائیم میں ہونے والے جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا مشاہدہ کرنے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار 24 اگست 1998ء کی اشاعت میں شائع کیا۔ جس ترجمہ احباب کے ازدیاد علم کے لئے پیش کیا جارہا۔

AUCH KALIF MIRZA TAHIR AHMAD, das geistliche Oberhaupt der Ahmadis, sprach in Mannheim vor den Gläubigen. Foto: epd

25 000 Ahmadis in Mannheim

Muslime oder Ungläubige?

Mannheim. Sie wollen den Islam „wiederbeleben“, gelten als gemäßigt und wissenschaftfreundlich. Doch auf die strikte Befolgung der spirituellen, sozialen und moralischen Anweisungen des Korans legen die Anhänger der islamischen Reformgemeinde Ahmadiyya größten Wert. Das war auch am Wochenende in Mannheim spürbar, wo sich nach Veranstalterangaben 25 000 Ahmadis, darunter etwa 1 000 Gäste aus 20 Ländern, zur Jahresversammlung der deutschen Gemeinde trafen.

Das mit Stellwänden versperrte „Frauenzelt“ auf dem Maimarktgelände zum Beispiel, in dem insgesamt 5 000 Musliminnen ihr eigenes Programm mit Gebeten und religiösen Diskussionen absolvierten, war für Männeraugen tabu: „Sie dürfen hier nicht einmal gucken“, belehrte eine junge, verschleierte Frau Neugierige. Zugang wurde nur einem Mann gewährt: dem Kalifen Mirza Tahir Ahmad. Das geistliche Oberhaupt der weltweit in 150 Ländern vertretenen, rund 17 Millionen Mitglieder zählenden Gemeinde hielt vor den Frauen eine Ansprache. Der mit weißem Umhang und weißem Turban bekleidete Pakistani war in Begleitung mehrerer Leibwächter aus London angereist, wo er seit 1984 im Exil lebt. Der Kalif teilt das Schicksal vieler Ahmadis, die nach Angaben der Menschenrechtsorganisation amnesty international seit Jahrzehnten in Pakistan verfolgt werden.

Die Ahmadis betrachten sich zwar selbst als die „wahren Muslime“, nach pakistanischem Gesetz sind sie jedoch „Ungläubige“. Sie glauben, daß Mohammed nicht der letzte in der Reihe der Propheten war. Vielmehr habe der Sunnit Ghulam Ahmad 1882 in Nordindien in einer „Offenbarung“ die Botschaft erhalten, daß Allah ihn zum neuen Propheten berufen habe, wenn er streng nach dem Koran handle und lebe. Er fühlte sich als „Mahdi“, als endzeitlicher Messias – ein Anspruch, der bei orthodoxen Muslimen als „Ketzerei“ aufgefaßt wird.

„Die Lage der Ahmadiyya-Gemeinde in Pakistan wird fortlaufend schlechter“, behauptet der Vorsitzende der Ahmadiyya in Deutschland, Abdullah Uwe Wagishauser. Jeder Ahmadi könne „zu jeder Zeit Opfer eines Mordanschlages werden“. amnesty international relativiert diese Aussage. „Gefährdet“ seien vor allem Gemeindemitglieder, die in Pakistan öffentlich missionierten. Generell sei derzeit die Anerkennungsquote für Ahmadis aber nicht hoch. Vom Bundesamt für die Anerkennung ausländischer Flüchtlinge in Nürnberg werde für sie keine „Gruppenverfolgung“ mehr angenommen, wie es in den 80er Jahren der Fall war.

In Deutschland leben derzeit etwa 50 000 Ahmadis an 250 Orten. 30 000 von ihnen kommen aus Pakistan, die übrigen meist aus Albanien, Bosnien und Westafrika. Auch einige hundert Deutsche sollen inzwischen dem Glauben der muslimischen Erneuerer anhängen. Doch das Verhältnis der Bewegung zu anderen islamischen Organisationen in der Bundesrepublik ist „ziemlich kühl“, beklagt sich Ahmadiyya-Sprecher Hadayatullah Hübsch. Die Muslime in Hessen hätten die Ahmadis gar zu „Ungläubigen“ erklärt. Die Beziehung zu den Kirchen wird durch die Lehre der Reformgemeinde erschwert, daß Jesus die Kreuzigung überlebte, nach Indien auswanderte und in Kaschmir hochbetagt starb.

Die Ahmadiyya-Bewegung ist zwar stark missionarisch ausgerichtet, lehnt aber alle aggressiven Formen wie etwa den Aufruf zum „Heiligen Krieg“ strikt ab. Hübsch ist der Überzeugung, daß Deutschland in den nächsten Jahrzehnten „zum Islam geführt wird“. Er sehe das Reden vom Untergang des Abendlandes „heute mehr und mehr bestätigt“. Kennzeichen dafür seien „pervertierter Sex, Materialismus und die Sucht nach Geld“.

Norberth Demuth

”وہ اسلام کا احیائے نو چاہتے ہیں اور ان کا تصور نیوٹرل اور عالمانہ قسم کا ہے۔ قرآن کریم کی اخلاقی و روحانی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دیتے ہیں۔ یہ منظر اختتام ہفتہ پر من ہائیم میں دیکھنے میں آیا جہاں پچیس ہزار احمدی جن میں 20 ممالک سے ایک ہزار مہمان جلسہ جرمنی میں شمولیت کی غرض سے جمع ہوئے تھے۔

عورتوں کے لئے ایک الگ چار دیواری تھی جس میں پانچ ہزار سے زائد مستورات اپنے پروگرام منعقد کر رہی تھیں۔ اس چار دیواری کی طرف مردوں کو دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ اس میں صرف ایک شخص کو اندر جانے کی اجازت تھی یعنی خلیفہ مرزا طاہر احمد جو ایک ایسی جماعت کے روحانی پیشوا ہیں جس کے ممبران ایک سو پچاس ممالک میں موجود ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے عورتوں کو خطاب کیا۔ سفید کپڑوں میں ملبوس، سر پر پگڑی والے یہ شخص اپنے عملہ سمیت لندن سے آئے جہاں وہ 1984ء سے مقیم ہیں۔ خلیفہ نے پاکستان میں احمدیوں پر کئے جانے والے مظالم کا ذکر کیا۔ احمدی اپنے آپ کو سچے مسلمان سمجھتے ہیں جبکہ پاکستان کے قانون کے مطابق وہ کافر ہیں۔ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو صرف شرعی لحاظ سے آخری نبی مانتے ہیں اور مرزا غلام احمد نے 1882 خدا سے خبر پا کر ماموریت کا دعویٰ کیا ان کے اس دعویٰ کی بنا پر دیگر مسلمان فرقوں کے علماء نے ان کو کافر کا خطاب دیا۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے امیر عبداللہ واگس ہاؤزر نے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں کے حالات دن بدن خراب ہوتے جارہے ہیں کیونکہ ہر احمدی کی جان کو خطرہ لاحق ہے جبکہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے نزدیک صرف ان احمدیوں کو خطرہ ہے جو احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ 1980ء کی دہائی میں جماعت احمدیہ کو جرمنی کی عدالتیں مجموعی طور پر مظالم کا شکار تسلیم کرتی تھیں۔ جبکہ آج کل وہ انفرادی مسائل کو تسلیم کرتی ہیں۔ جرمنی کے 250 مقامات پر 50,000 احمدی مقیم ہیں جن میں سے 30 ہزار کا تعلق پاکستان سے ہے جبکہ دیگر البانیہ، بوزنیا اور مغربی افریقہ سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے چند سو کی تعداد میں جرمن افراد بھی ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے پریس سیکرٹری ہدایت اللہ ہبش نے بتایا کہ جرمنی میں مقیم دیگر مسلمان فرقوں سے جماعت کے تعلقات ...... ہیں۔ صوبہ Hessen کے مسلمان لوگ انہیں کافر کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب سے بچ کر ہندوستان کی طرف ہجرت کر کے کشمیر میں مدفون ہونے کا عقیدہ چرچ کے ساتھ خوشگوار تعلقات پیدا کرنے میں ایک مشکل پیدا کرتا ہے کیونکہ یہ عقیدہ چرچ کی اس بنیادی تعلیم کے برعکس ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔

جماعت کا تبلیغی نظام بہت منظم ہے اور جہاد کے بارے میں غلط تصورات کو رد کرتی ہے۔ ہدایت اللہ ہبش کو اس بات پر کامل یقین ہے کہ جرمنی آئندہ سالوں میں اسلام کی طرف رجوع کرے گی۔

(مرسلہ:- محترم رانا محمود احمد صاحب Karlsruhe)

فطرانہ اور عید فنڈ

☆ جرمنی میں صدقۃ الفطر (فطرانہ) کی رقم مبلغ 3 مارک فی کس مقرر کی گئی ہے۔ یہ فطرانہ عید کے روز پیدا ہونے والے بچے پر بھی واجب ہے لہٰذا احباب کرام اس کے مطابق ادائیگی فرمائیں۔

☆ اسی طرح سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشاعت اسلام کی غرض سے عید فنڈ کی تحریک بھی جاری فرمائی ہے۔ جس میں ہر احمدی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے سکتا ہے۔ احباب اس بابرکت تحریک کو بھی پیش نظر رکھ کر اپنے پیارے امام علیہ السلام کی مقدس خواہش کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء